السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ ''دم تعویذ اور جادو وغیرہ شرک ہے۔'' اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ''میرے ایک خالو بچھو کے ڈسے ہوئے کو دم کرتے تھے، رسول اللہ ﷺ نے جب دم سے منع فرمایا تو وہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا'' یا رسول اللہ! آپؐ نے دم کرنے سے منع فرمایا ہے اور میں بچھو کے ڈسنے سے دم کرتا ہوں۔'' تو آپؐ نے فرمایا'' تم میں سے جو کوئی اپنے بھائی کو فائدہ پہنچا سکتا ہو تو اسے ضرور فائدہ پہنچانا چاہیئے۔'' تو دم کے موضوع سے متعلق ان جواز و عدم جواز کی احادیث میں تطبیق کس طرح ہوگی؟ نیز اگر بیماری میں مبتلا کسی انسان کے سینہ پر قرآنی آیات پر مشتمل تعویذ لٹکا دیا جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جس دم سے منع کیا گیا ہے، اس سے مراد وہ دم ہے جس میں شرک ہو یا غیر اللہ کا وسیلہ ہو یا ایسے مجہول الفاظ ہوں جن کے معنی معلوم نہ ہوں اور جو دم ان باتوں سے پاک ہوں وہ شرعا جائز ہیں اور شفا کے عظیم اسباب میں سے ہیں کیونکہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد پاک ہے کہ'' دم کرنے میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ شرکیہ نہ ہو۔'' نیز آپؐ نے فرمایا کہ'' جو کوئی اپنے بھائی کو فائدہ پہنچا سکتا ہو تو اسے ضرور فائدہ پہنچانا چاہیئے۔'' ان دونوں احادیث کو امام مسلم رحمة اللہ علیہ نے صحیح میں بیان فرمایا ہے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد بھی ہے کہ'' دم صرف نظر بد اور بخار کے لئے ہوتا ہے۔'' اس کے معنی یہ ہیں کہ جس قدر ان دو چیزوں کے لئے دم زیادہ مناسب اور موجب شفا ہے، کسی اور چیز کے لئے نہیں۔ نبی کریم ﷺ نے خود دم کیا بھی ہے اور آپؐ نے کروایا بھی ہے۔ بیماروں یا بچوں پر دم کا لٹکانا جائز نہیں کہ لٹکائے ہوئے دم کو تمائم (تعویذ)، حروز (تعویذ) اور جوامع کہا جاتا ہے اور ان کے بارے میں صحیح بات یہ ہے کہ یہ حرام اور اقسام شرک میں سے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ'' جو تعویذ لٹکائے اللہ تعالی اس کے کام کو پورا نہ کرے اور جو سیپی لٹکائے اللہ تعالی اس کا کام کو پورا نہ کرے۔'' نبی ﷺ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ'' جس نے تعویذ لٹکایا اس نے شرک کیا۔'' نیز آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ'' دم تعویذ اور جادو وغیرہ شرک ہیں۔'' اس مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے کہ تعویذ اگر قرآنی آیات یا مباح دعاوں پر مشتمل ہوں تو جائز ہیں یا حرام؟ صحیح بات یہ ہے کہ اس صورت میں بھی تعویذ حرام ہیں اور اس کے دو سبب ہیں (۱) احادیث مذکورہ کا عموم ہر طرح کے تعویذوں کو شامل ہے، خواہ وہ قرآنی ہوں یا غیر قرآنی (۲) ذریعہ شرک کو روکنے کا تقاضا ہے کہ یہ بھی حرام ہوں کہ اگر قرآنی تعویذوں کو جائز قرار دیا جائے تو ان کے ساتھ دیگر تعویذ بھی خلط ملط ہوجائیں گے، معاملہ مشتبہ ہوجائے گا اور ان تمام تعویذوں کے لٹکانے سے شرک کا دروازہ کھل جائے گا۔ یاد رہے کہ شریعت کا ایک عظیم ترین قاعدہ یہ بھی ہے کہ ان تمام اسباب و وسائل کو بھی بند کر دیا جائے جو شرک اور معاصی تک پہنچانے والے ہوں۔ واللہ ولی التوفیق!

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[مقالات وفتاویٰ](#)

ص180

محدث فتویٰ